سوال

(588)وہ طلوع آفتاب کے بعد نماز فجر ادا کرتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا ایک دوست میرے بہت ہی قریب رہتا ہے ، مسجد بھی ہمارے گھر سے بہت ہی قریب ہے لیکن میرا دوست نماز فجر کے لئے مسجد میں نہیں جاتا کیونکہ وہ رات ٹیلی وژن دیکھنے اورتاش کھیلنے کے لئے صبح کی ابتدائی گھڑیوں تک بیدار رہتا ہے اور پھر نماز صبح طلوع آفتاب کے بعد ادا کرتا ہے ۔ میں نے اسے بہت سرزنش کی لیکن اس کا عذر یہ ہوتا ہے کہ وہ صبح کی اذان نہیں سنتا حالانکہ مسجد ہمارے گھر کے بہت ہی قریب ہے ۔ میں نے کہا کہ نماز کے لئے میں تمہیں بیدار کردیا کروں گا، چنانچہ فی الواقع میں نے اسے بیدار بھی کیا لیکن اس کے باوجود اسے مسجد میں نہ دیکھا اور نماز سے واپس آکر دیکھا تو وہ سویا ہوا تھا۔ میں نے اسے سرزنش کی تو اس نے بودے حیلے بہانے پیش کرنے شروع کردیئے حتی کہ بسااوقات اس نے یہ بھی کہا ''کیا قیامت کے دن اللہ تعالی تم سے میرے بارے میں اس لئے بازپرس کرے گا کہ میں تمہارا پڑوسی تھا؟ '' براہ کرم رہنمائی فرمائیں اور بتائیں ، کیا نماز کے لئے اسے بیدار کرنا میری ذمہ داری ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ رات کو اس قدر بیدار رہے جس کی وجہ سے وہ نماز فجر باجماعت یا بروقت ادا نہ کرسکے خواہ یہ بیداری قرآن مجید کی تلاوت یا طلب علم ہی کے لئے ہو، تو اس سے اندازہ فرمائیے کہ ٹیلی وژن دیکھنے اور تاش کھیلنے کے لئے بیداری کی کہاں تک گنجائش ہوسکتی ہے ؟

اپنے اس عمل کی وجہ سے یہ شخص اللہ تعالی کی سزا کا مستحق ہے نیز یہ اس بات کا مستحق ہے کہ حکمران بھی اسے سزا دیں جس کی وجہ سے یہ اور اس جیسے دیگر لوگ اپنی اصلاح کرلیں ۔ نماز فجر کو دانستہ طلوع آفتاب تک موخر کرنا تمام اہل علم کے نزدیک کفر اکبر ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

«بین الرجل وبین الکفر والشرک ترک الصلوة» (صحیح مسلم)

''آدمی اور کفر و شرک کے درمیان فرق، ترک نماز سے ہے ۔''

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :

«العھد الذي بیننا وبینھم الصلاة فمن ترکھا فقد کفر»

''ہمارے اوران (کفارومشرکین) کے درمیان عہد، نماز ہے جواسے ترک کردے وہ کافر ہے۔''

اس حدیث کوامام احمد اوراہل سنن نے حضرت بریدہ حصیب رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔اس باب میں اور بھی بہت سی احادیث اور آثار ہیں جواس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جو شخص جان بوجھ کرکسی شرعی عذر کے بغیر نماز کواس قدر موخر کرے کہ اس کاوقت ختم ہوجائے تووہ کافر ہے۔(شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد1

صفحہ نمبر472

محدث فتویٰ